سوال نمبر ۱

میدانِ جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبیؐ کے کردار کا جامع خاکہ پیش کریں۔

اہم نکات

۱۔ تعارف

۲۔ بطور سپہ سالار آپؐ کے اوصاف

(الف): غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز

(ب): تباہ کاری کی ممانعت

(ج): صرف اللہ پر بھروسہ

(د): صلح کرنا اور جنگ ختم کرنے کی تعلیم

(ہ): غیر ضروری تباہی اور ظلم کی ممانعت

۳۔ حضورؐ کی بہترین جنگی حکمت عملی

(الف) نہایت رازداری

(ب) دشمن پر اقتصادی دباؤ کی تدبیر

(ج) دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ

(د) دشمن کے خلاف کی خبر رسانی

(ہ) میدانِ جنگ میں فوجی دستوں کی عمدہ تعیناتی

۴۔ خلاصہ بحث

۱۔ تعارف :

حضرت محمدؐ ایک کامیاب ترین سپہ سالار تھے۔ آپؐ نے ۲ھ سے ۹ھ تک یعنی صرف ۸ سال کے عرصے میں تقریباً ۲۶ جنگوں میں حصہ لیا۔ آپؐ نے ایک طرف مسلم امہ کی حفاظت کی تو دوسری طرف ریاست مدینہ کو بھی تحفظ فراہم کیا۔ آپؐ کے غزوات کی خوبی یہ تھی کہ ان میں بہت کم تعداد میں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔ آپؐ نے غزوہ تبوک کے موقع پر تیس ہزار (30,000) جبکہ غزوہ بدر کے موقع پر تین سو تیرہ (313) مسلمانوں کے لشکر کی قیادت کی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم صرف مسلمان جرنیل خالد

چنانچہ آپ کے حکمرانوں کو آپ کے اوصاف سے سرسری کمانہ صرف مطالعہ کرنا چاہیے بلکہ خلفائے راشدین کی طرح حیات رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کرنی چاہیئں۔

۲- بطور سپہ سالار آپ ﷺ کے اوصاف

آپ ﷺ قرآنی آیات و تعلیمات کی عملی تصویر تھے۔ جنگ اور معرکہ میں آپ نے احکام الہٰی کی پوری پوری پابندی کی۔ آپ ﷺ کے بطور سپہ سالار چند اوصاف درج ذیل ہیں۔

(الف):- غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز

اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ رات کے وقت جب لوگ سو جاتے تو ان پر حملہ کرتے۔ نبی ﷺ نے اس عادت کو بند کیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"نبی ﷺ جب رات کے وقت کسی قوم پر پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے"

(ب):- تباہ کاری کی ممانعت

افواج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب۔ آپ ﷺ نے اپنی افواج کو دوران جنگ فصلوں کو خراب کرنے اور کھیتوں کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے قرآن مجید میں ہے

"اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرے، مگر اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا" (بقرۃ 205)

(ج): - صرف اللہ پر بھروسہ

آپ ﷺ نے تمام جنگوں میں صرف اللہ کی نصرت پر بھروسہ کیا اور صحابہ کرام کو بھی صرف اللہ پر بھروسہ کرنا سکھایا۔ اللہ نے ہمیشہ آپ ﷺ کی مدد فرمائی، مثلاً غزوہ بدر میں فرشتے بھیج کر، غزوہ احد میں بعض مجاہدین اسلام پر اونگھ طاری کرکے اور دشمن کو مرعوب کرکے اور غزوہ احزاب میں آندھی بھیج کر۔

(د): - صلح کرنے اور جنگ ختم کرنے کی تعلیم

سپہ سالار اعظم نے یہ تعلیم دی کہ دشمن اگر صلح کرنا چاہے تو صلح کر لینی چاہیے۔ اس بارے میں قرآن کی رائے یہ ہے کہ

"پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی کر جائیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور صلح کا پیغام دیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان کے خلاف کوئی راستہ نہیں رکھی۔"

(ہ): - غیر ضروری تباہی اور ظلم کی ممانعت

آپ نے جنگ کے دوران غیر ضروری ظلم اور تباہی سے بھی منع فرمایا ہے۔ رسول ﷺ نے جنگ کے دوران عورتوں، بچوں، بزرگوں اور درختوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔

ایک حدیث میں درج ہے کہ

"عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت کو مقتول حالت میں پایا گیا تو رسول ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا" (سنن ابوداؤد (2614))

۳- حضورؐ بطور جنگی منصوبہ ساز / بہترین جنگی حکمتِ عملی

کسی جرنیل کی حکمتِ عملی کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ کم سے کم خون ریزی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملک فتح کرے۔ سیرتِ رسول ﷺ میں اس حوالے سے کئی مثالیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ حدیبیہ کے موقع پر صلح نہ فرماتے تو لڑائی میں خون کی ندیاں بہہ جاتیں مگر رسالت مآب ﷺ نے اس موقع پر بھی بہترین حکمتِ عملی کا ثبوت دیا۔ بقول عابد نظامی

سرکار کے صدقے میں بنے فاتح عالم
تھا کاش و روز جنہیں نسبتِ عرب سے
تاج جم و قیصر میں میرے پاؤں کے نیچے
حاصل جنہیں پا بوسی سرکار ہے جب سے۔

آپ ﷺ کی عمدہ جنگی منصوبہ سازی کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

(الف) ۱- دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ

سیاسی محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کی بے حد اہمیت ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا جو میثاقِ مدینہ کے نام سے مشہور ہے اس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ بیرونی

حملہ آوروں کے خلاف سب اہل مدینہ مل کر شہر کا دفاع کریں گے۔ آپ نے مدینہ کے گرد و نواح کے قبائل کے ساتھ بھی دوستی کے معاہدے کئے۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے اور اس کے برعکس قریش مکہ مدینہ کے غیر مسلموں اور قرب و جوار کے قبائل سے معاہدے کر لیتے تو آپ کے لیے اتنے مصائب و مشکلات پیدا ہو جاتے کہ ان کا تصور بھی محال ہے۔

(ب) :- دشمن کے حالات کی خبر رسانی

جب تک دشمن کے تازہ ترین حالات اور اس کے عزائم سے آگاہی حاصل نہ ہو اس کا ڈٹ کر پورے اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر کے فتح حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے دشمن کی خبریں حاصل کرنے کا محکمہ (شعبہ) قائم فرما رکھا تھا۔ آپ نے مستعد اور ہوشیار خبر رساں اس کام پر مامور فرما رکھے تھے۔ مثلاً جنگ بدر کے لیے قریش مکہ کا لشکر مدینہ پر چڑھائی کے لیے مکہ سے روانہ ہوا تو آپ کو فوراً اس کی خبر مل گئی تھی۔

(ج) :- نہایت رازداری

آپ اپنے ارادوں اور جنگی چالوں کو مناسب وقت سے پہلے کسی پر ظاہر نہ فرماتے تھے۔ اس سے ایک تو دشمن آپ کے ارادوں اور جنگی منصوبوں سے قطعی طور پر بے خبر رہتا اور دوسرا ان کا توڑ کرنے کے قابل بھی نہ ہوتا تھا۔ آپ فتح مکہ کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے تو آخر وقت قریش مکہ کو اس کی خبر نہ ہو سکی حتیٰ کہ اسلامی لشکر مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ قریش کا سردار ابوسفیان چند سرداروں کو ساتھ لے کر معمول کی گشت کے لیے باہر نکلا تو اسلامی پہرہ داروں نے گرفتار کر کے حضور کی خدمت میں لے آئے۔ جب دشمن کا سپہ سالار یوں بے خبری میں پکڑا جائے تو دشمن کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔

(د) :- دشمن پر اقتصادی دباؤ کی تدبیر

قریش مکہ تجارت پیشہ تھے جنگوں کا اقتصادی دباؤ اٹھانا ان کے لیے مشکل تھا اس کے برعکس انصار مدینہ کی معیشت زراعت پر تھی لیکن نہایت کمزور تھی۔ ان حالات میں قریش مکہ پر حضور ﷺ نے قریش مکہ کے تجارتی راستوں

کی ناکہ بندی فرما کر ان پر ضرب اقتصادی دباؤ ڈالا تاکہ وہ جنگی منصوبوں سے باز آجائیں۔ جنگ خیبر کے بعد بنو حنیفہ کا سردار اسلام لے آیا تو اس نے بھی قریش پر غلہ بند کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش مکہ کی معاشی طور پر کمر ٹوٹ گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ابو سفیان کو مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ سے دعا کی التجا کرنا پڑی۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اس کے لیے دعا فرمائی بلکہ ابو سفیان کو کھجور (؟) بھی تحفہ میں دیا۔

(۵) :- میدانِ جنگ میں فوجی دستوں کی عمدہ تعیناتی

حضور ﷺ میدانِ جنگ میں اپنے فوجی دستوں کی اپنے فوجی دستوں کی تعیناتی جنگی نقطہ نظر سے نہایت اہم جگہوں پر فرماتے تھے۔ مثلاً غزوہ احد میں آپ ﷺ نے جبل عینین پر تیر اندازوں کا ایک دستہ تعینات فرمایا اور سختی سے ہدایت فرمائی کہ کسی حال میں بھی اس جگہ سے نہیں ہٹنا۔ یہ دستہ اس لیے تعینات فرمایا تاکہ دشمن اچانک عقب سے حملہ نہ کر دے۔ چنانچہ جب تک یہ دستہ اپنی جگہ قائم رہا مسلمان عقب سے محفوظ رہے۔ آپ ﷺ کی یہ جنگی چال تب تک کامیاب رہی جب تک مسلمان اس جگہ پر ڈٹے رہے۔ لیکن جب فتح کے بعد مسلمان مالِ غنیمت جمع کرنے لگے تو دشمن نے اچانک عقب سے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۴- خلاصہ بحث

حضور پاک ﷺ کے زمانے میں جس قدر جنگیں ہوئیں۔ ان میں مسلمانوں کے کل 259 آدمی شہید، ایک قیدی اور صرف 127 زخمی ہوئے، جو آپ ﷺ کی شاندار جنگی حکمت عملی، بہترین جنگی چالوں اور دورانِ جنگ اعلیٰ اخلاقی اقدار کے احترام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
اگر اقوام متحدہ منشور کے طور پر رسالت مآب ﷺ کے جنگی اصولوں کو نافذ کر دے تو دنیا کم سے کم نقصان کے ساتھ امن کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔